صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 31

منگل 2۔اگست 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 2۔اگست 2016ء 28 شوال 1437 ہجری 2 ظہور 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 174

رحمت کی رداء

وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی رداء دی، آیا
صدیوں کے مردوں کا مُحی، صلّ علیہ کیف یحی
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا
جس کی دعا ہر زخم کا مرہم، صلّی اللہ علیہ وسلم

(کلام حضرت مرزا طاہر احمد)

نوع انسان میں محبت و پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے

ہمارا دین دہشت گردی اور جبر وتشدد کو رڈّ اور امن صلح و آشتی کا پیغام دیتا ہے

ہر احمدی اپنی ذمہ داری سمجھے۔ان دنوں میں ہمیں دعاؤں اور صدقات پر خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 جولائی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے آغاز میں فرمایا: آجکل دنیا کے حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں۔ بدقسمتی سے اس کی وجہ سے چند گروہ بن رہے ہیں۔فرمایا: انصاف اور امن قائم کرنے کے علمبردار دین کے حامل سربراہان ممالک انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔اور مفاد پرست فائدہ اٹھا رہے ہیں۔وجہ یہ ہے کہ حکومتیں عوامی ترجیحات کی بجائے اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں۔برداشت کا مادہ نہیں رہا اور حکومتی اقدامات بھی ظالمانہ ہیں۔اگر اسی طرح ظلم جاری رہے تو ردعمل ظاہر ہوتا ہے جسے بڑی طاقتیں استعمال کرتی ہیں۔عقل کا تقاضا ہے کہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں۔ان دنوں بہت دعا کی ضرورت ہے۔فرمایا: یہ دین کی تعلیم نہیں کہ معصوموں کو قتل کیا جائے۔آنحضرتؐ جنگ میں فوج کو ہدایت دے کر بھجواتے کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، پادریوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا، قتل کرنا تو دور کی بات ہے۔فرمایا: ہمارے دین کا نام ہی دہشت گردی اور جبر وتشدد کو رڈّ کرنا ہے اور امن وصلح وآشتی کا پیغام دینا ہے ایک حقیقی مومن نماز میں اللہ کا رحم اور فضل مانگتا ہے تو شرارت اور فسق وفجور سے بچتا ہے۔کیونکہ نماز ناپسندیدہ اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ہمارا دین تو کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔دین کا ہر حکم یہ بتاتا ہے کہ ہمارا دین امن، صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔

فرمایا۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ (دین) نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد، یہ طریق اچھا نہیں کہ کسی کو صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے دکھ دیں۔دین کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔فرمایا: نوع انسان میں محبت و پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کے بجائے امن، صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو قائل کر کے خدا کے قدموں میں لاکر ڈالیں۔دین کی آغوش کو باپ کی رحمت اور محبت کا سایہ بنائیں۔مخالفین کو اعتراضات کا موقع فراہم نہ کریں۔

فرمایا: احمدیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا ہر حملہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہمیں اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلانے والا ہو۔ہم میں سے ہر ایک دنیا کو بتائے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔فرمایا کہ پوپ صاحب نے بھی اچھا بیان دیا کہ یہ بین الاقوامی جنگ مذہبی نہیں بلکہ اپنے مفادات کی جنگ ہے۔ آجکل ٹوئٹر اور فیس بک سے ہزاروں لاکھوں تک پیغام پہنچ جاتا ہے۔ان پر نظر رکھنا اور جواب دینا ہمارا کام ہے۔فرمایا: ابھی بہت کام رہتا ہے یہ نہیں سمجھنا کہ تسلی بخش کام ہوگیا۔بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا۔دعا کریں کہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی ترقی کے نظارے دیکھ لیں۔ہر احمدی کو من حیث الجماعت دعاؤں اور صدقات پر خاص طور پر ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کے لئے باب رحمت کھولا گیا گویا اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔اسی طرح فرمایا: ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کیلئے صدقہ کرو۔صدقہ کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صدقہ اور دعا سے بلاٹل جاتی ہے، دعاؤں کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے اور حدود اللہ کو نہ توڑے۔فرمایا: قرآن کریم کی بعض دعائیں ہمیں پڑھنی چاہئیں حضرت مسیح موعود نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ قرآنی دعائیں اسی لئے بنائی گئی ہیں کہ ایک مومن جب خالص ہو کر یہ دعائیں مانگے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔حضور انور نے بعض دعائیں پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔فرمایا اللہ تعالیٰ جماعت کو مجموعی اور انفرادی طور پر مخالفین کے شر سے بچائے اور ان کا شر ان پر الٹائے اور ہم دین کی تعلیمات پھیلانے والے ہوں۔

آخر میں حضور انور نے مکرم Evan Vernon صاحب آف بیلیز، مکرم سید نادر سیدین صاحب انچارج ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس خدام الاحمدیہ اور مکرم نذیر احمد ایاز صاحب صدر جماعت نیویارک امریکہ کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ہفتہ تعلیم القرآن

❁ نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2016ء کا تیسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 19 تا 25/اگست 2016ء منایا جا رہا ہے۔تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے۔خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ کلاسز اور ترجمہ کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دوران ہفتہ جاری کریں۔

☆ دوران ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل وبرکات قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

نوٹ: ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ اگست 2016ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

❁ پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ❁

دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر ونواہی موجود ہیں

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے۔اِس وقت مَیں نے بعض احکامات لئے ہیں۔ سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے

بیوت میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں میں سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونا چاہئیں۔ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے

ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کے لئے جو بیوت کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی

اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی تو عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بدظنی اور تجسّس سے بچنے اور غیبت نہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے

پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے

مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی کی قربانی۔مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 جون 2016ء بمطابق 24۔احسان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کہ میرے بندے میرے حکم کو قبول کریں۔وہ حکم جو قرآن کریم میں موجود ہیں انہیں قبول کریں۔اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دعائیں بھی قبول کرے گا اور رُشد بھی حاصل ہو گا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر میں کیا نتیجہ نکلے گا۔(۔) تا کہ وہ بندے ہدایت پائیں اور اس ہدایت کی وجہ سے میرے قرب کے نظارے دیکھیں۔وہ سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں۔ان کی رہنمائی ہو۔نیکیوں پر چلنے والے ہوں۔ برائیوں سے بچنے والے ہوں۔

اپنے مقصد پیدائش کو بھی پورا کرنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔کیا ان چیزوں کی ضرورت صرف رمضان میں ہے جس کے ساتھ خاص ذکر کیا گیا ہے؟ اگر ہم رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے تو کیا پھر مستقل ہدایت یافتہ ہو جائیں گے؟ کہ صرف رمضان میں عمل کر لیا رمضان تو ان باتوں کے لئے خاص طور پر یاد دہانی کے لئے آتا ہے اور آیا ہے کہ اس تربیتی اور مجاہدہ کے مہینہ میں ہم تربیت لے کر، مجاہدہ کر کے یا مجاہدہ کرنے کی کوشش کر کے ایک دوسرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے راستے تلاش کریں۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے اس کے ہم قریب ہوں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں تا کہ پھر ہم مستقل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ ہم میں سے بعض بہتر عمل کرنے والے ہیں، بہتر عبادتیں کرنے والے ہیں، بہتر اخلاق والے ہیں۔اس لئے جب جمع ہوتے ہیں، اکٹھے ہوتے ہیں

اور ایک دوسرے کو اجتماعی طور پر ان دنوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے تو اس سے اپنی حالت کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔ اس وقت میں نے بعض احکامات لئے ہیں۔

سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الذاریات:57) حضرت مسیح موعود نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ ”مَیں نے جن و اِنس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں“۔

اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن ہم میں سے بہت سے چند دن اسے یاد رکھتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں حتی کہ میرے علم میں بھی ہے، اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔ پھر جماعتی عہدیدار ہیں۔ میٹنگز میں تو اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کا معاملہ پیش ہو جائے تو اسے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سمجھاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں کہ خود اس بنیادی حکم پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے“۔

آپ نے آگے اس بات کی مزید وضاحت فرمائی کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دنیاوی کام نہ کرو۔ بیشک وہ بھی کرو لیکن جو عبادت کی ذمہ داری ہے بلکہ جو مقصد پیدائش ہے وہ تمہاری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔

آجکل رمضان میں اس پر عموماً عمل ہو ہی رہا ہے۔ رات عشاء کی نماز بھی مغربی ممالک میں بہت دیر سے ہوتی ہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہوتے گیارہ، سوا گیارہ بج ہی جاتے ہیں۔ پھر بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔ (بیوت) میں تراویح کا بھی انتظام ہے۔ گھر جا کر سوتے سوتے بارہ، ساڑھے بارہ بج جاتے ہیں۔ پھر دو اڑھائی بجے سحری کھانے کے لئے جاگتے بھی ہوں گے۔ کچھ نفل بھی پڑھتے ہیں۔ (بیت) میں نماز پر بھی آتے ہیں۔ تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اگر ارادہ ہو، صرف علمی اہمیت کا ہی پتا نہ ہو بلکہ عملی کوشش بھی ہو تو نماز جو عبادت کا بہترین مقام ہے اس میں سستی نہ دکھائیں بلکہ کوشش کر کے آیا کریں۔ (بیوت الذکر) میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔ پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں میں، سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے، منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونے چاہئیں۔ ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں کہ باقی تیرہ دن رہ گئے یا بارہ دن رہ گئے تو پھر ہم اپنی پرانی روش پہ یا روٹین پہ آ جائیں گے بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پیش کیا جس میں آپ نے بڑے درد سے یہ توجہ دلائی اور یہ فرمایا کہ مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ اس ضمن میں آپ کے چند اور اقتباسات پیش کرتا ہوں جس سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لیے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں، نہ اس لیے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں“۔

نفس کے حقوق ادا کرنے کا حدیث میں بھی ذکر آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر ...... الخ حدیث 1968)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیشک یہ حق ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔ میانہ روی ہونی چاہئے۔ جائز حق جو ہیں نفس کے وہ ادا کرو کیونکہ یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھے ہیں۔ اس لئے ان کو ادا کرنا تو بہر حال ضروری ہے۔ ان کو اپنے فائدے اور استعمال میں لاؤ ورنہ بعض چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو استعمال نہ کیا جائے، نفس کا پورا حق نہ ادا کیا جائے تو بعض حسّیں ختم ہو جاتی ہیں اور جو انسانی پیدائش کا مقصد نہیں ہے بلکہ عبادت کے مقصد کے ساتھ ہی ان چیزوں کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی خصوصیات اور طاقتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے اور نہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ ایک صحابیہ تھیں۔ ان کا برا حال تھا۔ نہ تیار ہوتی تھیں نہ کنگھی کرتی تھیں۔ کسی نے ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس طرح رہتی ہیں۔ آپؐ نے بلا بھیجا۔ انہوں نے کہا میں کس کیلئے تیار ہوں؟ میرا خاوند تو دن کو بھی عبادت کرتا ہے۔ رات کو بھی عبادت کرتا ہے۔ تو آپؐ نے خاوند کو بلا کر کہا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پہ حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پہ حق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 531 حدیث 26839 مسند حضرت عائشہؓ
مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس حقوق ہر طرح کے ادا ہونے چاہئیں لیکن جو پیدائش کا مقصد ہے اس کو بہرحال سامنے رکھنا چاہئے۔ نفس کے حقوق بھی ادا ہوں گے تو صحت رہے گی اور جب صحت رہے گی تو عبادت بھی صحیح طریقے سے ہو سکے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ...... (الذاریات:57) سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے“۔ ہر چیز کا جائز استعمال ٹھیک ہے لیکن اگر ضرورت سے زیادہ استعمال ہے تو وہ حلال بھی حرام بن جاتا ہے۔ فرمایا ”جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا“۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

”اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-)۔ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض و غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا

ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں کہ وہ دنیا میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتا لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔‘‘ (الحکم مورخہ 24 ستمبر 1904ء صفحہ 1 جلد 8 نمبر 32)

دنیا کے جھنجھٹوں سے، دنیا کے کاموں سے اس وقت نکلتے ہیں جب موت کا وقت آتا ہے بلکہ اکثریت دنیا داروں کی تو ایسی ہے کہ موت کے وقت بھی انہیں دنیاوی دولت اور اسے سنبھالنے کی فکر ہوتی ہے۔ ایک مومن کی تو یہ حالت نہیں ہوتی کہ موت کے وقت صرف اس طرف توجہ ہو کہ دنیا کس طرح سنبھالنی ہے۔ لیکن صحت میں بہت سے ایسے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود اس مقصد کو بھول کر جو زندگی کا مقصد ہے دنیاوی مقاصد کی تلاش میں زیادہ فکرمند ہوتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کے لئے جو (بیوت) کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے۔ خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہو جائے۔

جب اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا درد ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ انسان قابل قدر چیز بن جاتا ہے۔

پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے وہی ہے جو حقیقی رشد پانے والا ہے، حقیقی ہدایت پانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز اور عبادت کے مضمون کو اور بھی بہت جگہ بیان فرمایا ہے۔ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (النور:38) کہ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ اس آیت میں ان لوگوں کی مثال ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے گا اور یہ اعزاز سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ملا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بنے اور اپنے صحابہؓ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ وہ تمہارے لئے راستہ دکھانے والے ہیں ان کے پیچھے چلو۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم صفحہ 414 کتاب المناقب باب مناقب الصحابة الفصل الثالث حدیث 6018 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت 2003ء)

حضرت اقدس مسیح موعود اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین (کے، کاروبار کر رہا ہے، پیسہ آ رہا ہے، سامان دے رہا ہے، بظاہر کاروبار میں مصروف ہے باوجود اس قدر لین دین اور) روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ (کاروبار بھی ساتھ ساتھ کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ) ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ......کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’وہ ٹٹّو کس کام کا جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔‘‘ (ٹٹّو بھی گھوڑے کی ایک قسم ہوتی ہے جو خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں بوجھ لادنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے) پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (یہ پہلو بھی سامنے ہونا چاہئے۔ عبادت مقصد ہے لیکن دنیاوی کام بھی ساتھ ساتھ ہوں۔ وہ لوگ جو گوشہ نشین ہو جاتے ہیں فقیر بن جاتے ہیں فرمایا کہ وہ کمزوری دکھلاتے ہیں)‘‘ (دین) میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے‘‘ (یہ شرط ہے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے) آپ فرماتے ہیں ’’اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔‘‘ (ایک طرف کاروبار بھی ہے، ملازمتیں بھی ہیں لیکن گھر کی ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی ذمہ داریاں ہیں، بیوی کے حقوق ہیں وہ بھی سب ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔

نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (البقرۃ:239) کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے، وقت پہ پڑھنا مشکل ہے تو یہ ایسے شخص کے لئے صلوٰۃ وُسطیٰ ہے۔ اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوۃ وسطیٰ ہے۔ حَافِظُوْا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی حفاظت جو کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچائے۔ پس ایک مومن کی فرمانبرداری اسی وقت ہوتی ہے جب وہ ان نمازوں کو وقت پر ادا کرنے والا ہو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے نماز ادا کرنے والا ہو۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی آئے اور ٹکریں مار کے چلے گئے۔

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔ اللہ تعالیٰ کے عہد، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں عہد ہیں۔ (مومن) ہونے اور پھر ہم احمدیوں کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا جو عہد ہے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے، (دین) کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے ان تمام باتوں کی پابندی کا عہد ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ شرائط بیعت میں ساری چیزیں شامل ہیں۔ اور بندوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (النحل:92) اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

پس بڑا واضح حکم ہے کہ تمہارے دو عہد ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد جو یقیناً (دین) کی تعلیم پر چلنے کا عہد ہے اور عہد بیعت ہے۔ یہ عہد ہے کہ میں (دین) میں داخل ہو کر (مومن) کہلا کر اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کروں گا اور دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تم آپس کے جو عہد اور معاہدات کرتے ہو ان کو بھی پورا کرو۔ گو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو تم نے ضامن بنا لیا تو تمہارا اس عہد کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ جہاں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کو ضامن نہ بنایا جائے وہاں عہد توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ اپنی قسموں کو توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ معاہدات پر عمل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔ نہیں۔ بلکہ ہر عہد جو تم کرتے ہو، ہر معاہدہ جو تم کرتے ہو وہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور جب انصاف اور سچائی کو بنیاد بنا کر کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اسی طرح ہونا چاہئے کیونکہ ایک مومن کا انصاف اور سچائی پر قائم ہونا ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں چاہے ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یا اسے ضامن بنا کر کوئی معاہدہ کریں یا نہ کریں لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ تم انصاف اور سچائی پر قائم رہو اس لئے جو معاہدہ بھی انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت کے نیچے آ جائے گا۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا

ہے۔اگراس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہوسکتا ہے۔عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جارہے ہوتے ہیں۔آجکل میں نے دیکھا ہے کہ دنیاوی لالچوں کی وجہ سے ہمارے اندر بھی معاہدوں کو توڑنے اور دھوکہ دینے اور زبان کے اقرار کو پورا نہ کرنے کے معاملات بڑھ رہے ہیں اور ان چیزوں سے نہ صرف یہ کہ جماعت کی بدنامی ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ایسے لوگوں کا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔فرماتا ہے(-)(الحج:31) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو (قتل نہ کرو۔کسی کا خون نہ بہاؤ) کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔حق کو قبول کرلو اگرچہ ایک بچہ سے۔(اگر بچہ بھی کوئی سچی بات کہتا ہے تو قبول کرلو پھر ضد نہ کرو) اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔(اگر تمہارا مخالف ہے اور کوئی سچی بات کہتا ہے۔لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں اور دیکھ لو کہ دوسری طرف سچائی ہے تو پھر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔پھر منطق جھاڑنے کی ضرورت نہیں۔پھر سچائی کو قبول کرو) فرمایا کہ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے(-) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بت ہے۔(جو سچائی اختیار کرنے سے تمہیں ہٹاتی ہے وہ بت ہے) سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔''

ہم غیروں کو تو یہ بات بتاتے ہیں اور قرآن کریم کی یہ تعلیم دکھاتے ہیں کہ یہ انصاف کی تعلیم ہے لیکن ہم میں سے بہت سارے ایسے ہیں کہ جب ہمارے اپنے معاملات آتے ہیں تو اس چیز کو بھول جاتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔(جھوٹ کو بت پرستی کے ساتھ ملایا ہے) جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لیے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اسی سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔'' (یعنی بت بنا کر اس کے پاس عبادت کرنے کے لئے جاتا ہے، سمجھتا ہے کہ مَیں اس کی عبادت کروں گا یا اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گا تو مجھے نجات مل جائے گی یا میرے مقاصد حل ہو جائیں گے۔) فرمایا کہ ''جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔'' (میں جھوٹ بولوں گا تو میرا معاملہ طے ہو جائے گا) فرمایا ''کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔اس نجاست کو چھوڑ دو۔تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا۔اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوتے ہیں۔مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ (یہ کس طرح ہوسکتا ہے) اگر ایسا ہو پھر دنیا میں کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے'' (اگر سچوں کو سزا ملنی شروع ہو جائے تو پھر تو دنیا میں کوئی سچ بولے ہی نہ) فرمایا اور ''خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں (سچ بولا اور پھر بھی اگر سزا مل گئی تو) وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا اُن کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔''

پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ عاجزی سے جھکتے ہوئے ہمیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہم اپنے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے نہ آ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ(-)(آل عمران:135) غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔عفو کا مطلب ہے کہ اپنے خلاف کئے گئے جرم کو مکمل طور پر بھلا کر کسی کو معاف کر دینا۔یہ عفو ہے۔پس متقی وہ ہے جو نہ صرف غصہ کو دبانے والا ہو بلکہ معاف کرنے والا بھی ہو اور پھر معاف اس طرح کرے کہ جس نے بھی میرے خلاف جرم کیا ہے اس کو میں بھول جاؤں۔اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ غصہ کو دبانے کے کیا فائدے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل ودماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔''

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلد طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔گندہ دہن اور بے لگام ہو کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔'' (جب گندہ دہنی نکلتی ہے۔گندے الفاظ نکل رہے ہوں۔گالیاں نکل رہی ہوں اور کوئی اس پہ روک ٹوک نہیں ہوتی۔تو پھر جو اچھی باتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو پسند باتیں ہیں، جو نیکی کی باتیں ہیں ان سے پھر منہ اور زبان محروم ہو جاتی ہے۔ایسے لوگ پھر ہمیشہ گند ہی بکتے ہیں) فرمایا کہ ''غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔'' (غصہ میں آ گئے تو موٹی عقل ہو گئی اور پھر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ''اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔غضب نصف جنون ہے جب یہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔''

(الحکم مورخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8 جلد 7 نمبر 9)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔(غصہ میں اور جنون میں، پاگل پن میں بہت تھوڑا فرق ہے) جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغضوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔''

اگر کوئی تمہارا مخالف بھی ہے تب بھی غصہ میں آ کے، غضبناک ہو کر اس سے گفتگو نہ کرو بلکہ پھر بھی حکمت سے بات کرنی چاہئے۔پس اللہ تعالیٰ کے احکام جہاں ہمارے اخلاق کو بلند کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں وہاں ہماری عقلوں کو بھی جلا بخشنے والے ہیں اور اس کے ساتھ بہت سی دشمنیوں اور نقصانوں سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔اکثر غصہ میں آنے والوں اور لڑنے والوں کو نقصان اٹھاتے ہی دیکھا گیا ہے کبھی فائدہ تو نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔(یعنی جنونی بنا دیتی ہیں۔کون سی دو قوتیں؟) ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔(جب انتہا تک پہنچ جاویں تو یہ چیزیں پھر انسان کو

پاگل بنا دیتی ہیں۔) پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ آپ نے فرمایا لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔"

بدظنی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الحجرات:13) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں پہلی چیز جس سے بچنے کا ذکر ہے وہ بدظنی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔"

پھر فرمایا "خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔" فرمایا کہ "انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو، (کوئی براظن، بدظنی پیدا بھی ہو) تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ (کسی دوسرے کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے تو بجائے اس کو دل میں جگہ دینے کے، اس پر سوچنے کے یا پھر دوسرے کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچانے کے بجائے کثرت سے استغفار کرنی چاہئے کہ کسی کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے) فرمایا "کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔" (اس گناہ سے بچے اور اس گناہ کی وجہ سے جو برے نتائج پیدا ہونے ہیں ان سے بچ سکے) "جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔"

پھر اس آیت میں دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے تجسّس کرنا ہے۔ کھود کھود کر کسی کے عیب نکالنا یا کسی بھی بارے میں تجسّس کرنا۔ جو چیز کوئی بتانا نہ چاہتا ہو اس کے بارے میں ضرور ایک کوشش کرنا کہ میرے علم میں آ جائے۔ یہ چیزیں غلط ہیں۔ اس سے بھی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر تیسرا حکم یہ ہے کہ غیبت نہ کرو۔ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے بری لگے تو یہ غیبت ہے۔ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں بیان چاہے وہ سچی بات ہی ہو اور ایسی بات جو اس کو بری لگے اگر اس کو غیر موجودگی میں بیان کر رہے ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات ہے ہی نہیں جو بیان کی جا رہی ہے تو یہ بہتان ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الغیبة حدیث 6593)

پس متقی کا یہ کام نہیں ہے کہ ایسی باتیں کرے جس سے مسائل پیدا ہوتے ہوں، معاشرے میں فساد پیدا ہوتے ہوں۔ نہ غیبت کرنی ہے، نہ کسی پر بہتان لگانا ہے۔

پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد ہم بنیں اور ہم اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوں۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو ایک شہید کا جنازہ ہے۔ مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی۔ آپ کو 49 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے 20 جون 2016ء کو رات تقریباً ساڑھے نو بجے ان کے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ تفصیلات کے مطابق چوہدری خلیق احمد صاحب نے میڈیکل ڈپلومہ کیا ہوا تھا اور اپنے گھر کے قریب ہی ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک کلینک بنا رکھا تھا۔ وقوعہ کے روز حسب معمول روزہ افطار کرنے کے بعد اپنے کلینک واقع گلزار ہجری پر واپس آئے اور وہاں موجود مریضوں کو دیکھ رہے تھے کہ رات تقریباً ساڑھے نو بجے ہیلمٹ پہنے ہوئے دو نامعلوم افراد نے کلینک میں آ کر آپ پر فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں دو گولیاں آپ کے سر میں لگیں اور دو گولیاں سینے میں لگیں۔ کلینک کے قریب واقع میڈیکل سٹور والے نے فوری طور پر موٹر سائیکل پر آ کر آپ کے گھر جا کر اطلاع دی۔ آپ کا بیٹا گاڑی لے کر آیا اور گاڑی میں ڈال کر فوری طور پر قریبی ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ کراچی کے اسی حلقہ گلزار ہجری میں گزشتہ ماہ مئی کی 25 تاریخ کو بھی نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے مکرم داؤد احمد صاحب ولد حاجی غلام محی الدین صاحب کو شہید کیا تھا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب آف امرتسر کے ذریعہ ہوا۔ ان کا خاندان امرتسر سے گوکھووال، پھر رحیم یار خان میں آباد ہوا۔ پھر شہداد پور ضلع سانگھڑ میں منتقل ہو گئے۔ مرحوم شہداد پور ضلع سانگھڑ کے قریب گاؤں احمد پور میں 1967ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر 1988ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ یہاں میڈیکل کا ڈپلومہ کیا۔ ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں ریڈیوگرافک ٹیکنیشن کے طور پر کام شروع کیا۔ ساتھ ہی شام کے وقت اپنے کلینک پر میڈیکل پریکٹس بھی شروع کی۔ بعد ازاں لیبارٹری کی ملازمت چھوڑ کر مکمل طور پر میڈیکل کلینک پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا ان کو بڑا شوق تھا۔ کلینک پر بھی غیر از جماعت کو (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے تھے۔ شہید مرحوم نماز باجماعت کے پابند تھے۔ نوافل بھی ادا کرنے والے تھے۔ عبادات میں بڑے بڑھے ہوئے تھے۔ انتہائی ہمدرد انسان تھے۔ مستحقین کا بغیر معاوضہ کے بھی علاج کرنے والے تھے۔ بعض غیر از جماعت مریض کہتے تھے کہ آپ قادیانی ہیں آپ سے دوا لینے کو دل تو نہیں کرتا لیکن کیا کریں بچوں کو شفا بھی آپ کی دوائی سے آتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ شہید مرحوم کو اپنے حلقہ میں بطور محصّل اور بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی نیز گزشتہ 18 سال سے سیکرٹری وقف نو حلقہ کے عہدے پر بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں اور بچوں نے بھی لکھا ہے کہ بچوں کو بڑی چھوٹی عمر میں نماز کا پابند بنایا۔ خود بھی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے الگ الگ مقررہ وقت پر ادا کرتے۔ قرآن کریم کی روزانہ باترجمہ تلاوت آپ کا معمول تھا۔ خلیفہ وقت کا خطبہ خود بھی باقاعدگی سے سنتے اور ہمیشہ بچوں کو بھی سنواتے بلکہ صبح شام ایم ٹی اے بھی ضرور لگاتے اور اگر گھروں میں تربیت کرنی ہے تو ایم ٹی اے ہی بہترین ذریعہ ہے۔ محلے والوں کے کام آنے والے تھے۔

شہید مرحوم کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ دو گلاس شربت کے بھرے ہوئے ہیں۔ میں کہتی ہوں کس چیز کا شربت ہے۔ یہ تو کوئی خاص شربت لگتا ہے۔ تو مجھے خواب میں بتایا جاتا ہے کہ دنیا کی جو سب سے اچھی چیز ہے اس کا شربت ہے۔ شہید مرحوم کی شہادت کے بعد اس خواب کی سمجھ آئی کہ یہ جام شہادت ہے۔ اس سے قبل داؤد احمد صاحب شہید ہوئے تھے اور وہ بھی انہی کی گلی میں ساتھ ہی تھے۔ وہ چند دن پہلے شہید ہوئے۔ تو دو گلاس سے شاید یہ دو شہادتیں مراد تھیں۔

ان کے پسماندگان میں بھائی بہنوں کے علاوہ ان کی اہلیہ محترمہ بشریٰ خلیق صاحبہ ہیں۔ دو بیٹے ہیں عزیزم انیق احمد جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں طالب علم ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رحیق احمد، یہ پی ٹی ایس کے تیسرے سال کے طالب علم ہیں۔ ایک بیٹی عزیزہ شائلہ احمد ہے یہ سولہ سال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے باپ کی نیکیاں ہمیشہ ان کے بچوں میں بھی جاری رہیں۔

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

طلباء کی گرمیوں کی چھٹیاں اور والدین کا کردار

آج جو نسل ہمارے گھروں میں پروان چڑھ رہی ہے۔ یہ آئندہ جماعت احمدیہ اور بنی نوع انسان کی بقاء اور روشن مستقبل کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ دنیا آج کے جدید دور میں جس طرف چل نکلی ہے اور اپنی سائنسی ایجادات اور تیز رفتار زندگی اور دولت اور امارت کے گھمنڈ میں مست ہے اور اپنے پیدا کرنے والے رب سے بہت دور جاپڑی ہے آگے کتنے خوفناک اندھے گڑھے ہیں اور مستقبل کتنا تاریک ہے اس کا نادان انسان اور قوموں کو علم نہیں۔ ان کو بچانے اور محفوظ مستقبل دینے کے لئے مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کو خود اپنے ہاتھوں سے خدا نے بنایا اور خود آبیاری کر رہا ہے۔

ماہ جون سے گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہوتی ہیں اور بچے دو سے تین ماہ تک گھروں میں والدین کے ساتھ اپنا زیادہ وقت گزارتے ہیں۔ بزرگوں اور والدین کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ ان چھٹیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کے کردار اور کریکٹر کو مضبوط کرنے کے لئے ان کی راہنمائی کریں اور زیادہ سے زیادہ وقت بچوں کے ساتھ گزاریں اور باقاعدہ ان تین مہینوں کا پروگرام سیٹ کریں۔ بچے عمر کے جس حصے سے گزر رہے ہیں یہ بہت اہم ہے۔ بڑی تیزی کے ساتھ بچوں کی ذہنی، روحانی اور جسمانی راہنمائی ہورہی ہوتی ہے جیسے آپ پودے کو بروقت پانی دیں، کھاد دیں وقت پر کانٹ چھانٹ کریں تو وہ سرعت سے بڑھتا ہے اور جب پھل دینے کا وقت آتا ہے تو وہ لدّ جاتا ہے اور آپ اُسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

گویہ بات آج کے دور کے بچوں میں بہت زیادہ ہے کہ وہ اپنا یہ وقت صرف کھیل کود میں گزارنا چاہتے ہیں یا TV موبائل فونز یا ویڈیو گیم وغیرہ میں گم ہوجاتے ہیں اور اِس میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتے اور اگر وقت مِلا تو باہر دوستوں کے ساتھ کرکٹ، فٹ بال، ہاکی یا دوسری کھیلیں کھیل لیتے ہیں۔ جب سکول کھلے ہوتے ہیں تو اُس وقت تو بچوں کا سارا دن پڑھائی کی بھول بھلیوں میں گزرتا ہے۔ صبح جلدی جلدی اُٹھنا ناشتہ کا ایک آدھ نوالہ لیا اور سکول چلے گئے۔ کئی گھنٹے تک سکول میں پڑھائی کا دور چلتا ہے چھٹی ہوتی ہے تو تھکے ہارے گھر کی طرف دوڑتے ہیں۔ یونیفارم بدل کر آگے ماں کھانا رکھ دیتی ہے۔ جلدی جلدی کھایا اور پھر آرام کے لئے لیٹ جاتے ہیں اس کے بعد ہوم ورک اور ٹیوشن پر جانے کا وقت ہوجاتا ہے۔ شام ہوجاتی ہے اس دوران ماں باپ بچوں کو نمازوں پر جانے کی تلقین کرتے ہیں جو ماں باپ خود نمازوں میں باقاعدہ ہوتے ہیں ان کے بچے بھی نمازوں کے عادی ہوتے ہیں۔

رات آئی بچوں نے TV دیکھا اور کمپیوٹر پر گیم کھیلی اور پھر بستر پر لیٹ کر سو گئے۔ لیکن اب چھٹیوں میں بچے زیادہ وقت گھر پر گزار رہے ہیں اس لئے ان کا باقاعدہ شیڈیول بنائیں تاکہ ان کی چھٹیاں بہترین اور بامقصد گزر سکیں۔ ایک تو چھٹیوں کا کام روزانہ کرنے کے لئے بچوں کو توجہ دلائیں اور ان کا ساتھ دیں اور ان کی مدد کریں۔ کام کرنے کا ایک دن کا وقت مقرر کریں اور دوسرا رات کے وقت تاکہ بچے پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ ایک طرف تحریری ہوم ورک کریں اور دوسرا زبانی یاد کرنے کی عادت بھی بچوں میں ڈالیں۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ بچوں کی لکھائی خوش خط بنانے کے لئے ان چھٹیوں میں محنت کروائیں کوئی خوش خطی کی کتاب لے آئیں اور ان کو اس کے مطابق روزانہ چند اردو اور انگلش کے الفاظ کی مشق کروائیں۔

بچوں کے لئے ان چھٹیوں میں ہفتہ یا دس دن کا سیر و تفریح کا پروگرام ضرور بنائیں رشتہ داروں کے پاس بھی جایا جاسکتا ہے اور سیر و تفریح کے مقامات پر بھی ان کو لے جایا جاسکتا ہے۔ بچے اس عمر میں بہت کچھ مشاہدہ کرتے ہیں اور بہت کچھ حاصل کرتے ہیں بچوں کو ٹرین کا سفر ضرور کروائیں یہ تجربہ بہت مفید ہوگا ٹرین شہروں اور گاؤں کے درمیان سے گزرتی ہے اور راستہ میں بھی کھیتوں اور درختوں کے نظارے بڑے بھلے لگتے ہیں بچوں کو وقت دینا والدین کے لئے بہت ضروری ہے ورنہ بچے احساس کمتری یا بغاوت کی طرف چلے جاتے ہیں اور والدین سے دوری آہستہ آہستہ زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر والدین یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ بچے بات نہیں مانتے۔ براہ کرم بچوں کو ایک دوست کی طرح اپنے قریب لائیں اور اُن کی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ بچے بڑے معصوم حساس اور اردگرد کے ماحول اور چیزوں کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں اور اس عمر میں محسوس کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے کہ کون ان کو پیار کرتا ہے اور کون ان سے بے زاری کا اظہار کرتا ہے۔ بچوں کو پیار کریں اور ان کو توجہ دیں تو وہ آپ کی عزت بھی کریں گے اور آپ کی ہر بات ماننے کیلئے بخوشی تیار ہوں گے۔

بچوں کی چونکہ اس عمر میں بڑی تیزی سے جسمانی نشوونما ہورہی ہوتی ہے اس لئے ان چھٹیوں میں ان کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ ناشتہ میں ایک انڈہ روزانہ دیں اور ساتھ رات کو یا دن کے کسی حصہ میں دودھ کا گلاس ضرور ان کی روزانہ کی خوراک کا حصہ بنائیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی پسند کو بھی مدنظر رکھیں وہ خوراک ان کو زیادہ دیں جو وہ شوق و ذوق سے کھاتے ہیں اسی طرح ان کی روزانہ کی خوراک میں موسم کے لحاظ سے پھل شامل کریں آجکل آم کو موسم ہے اور بچے شوق سے کھاتے ہیں آم کا ملک شیک بھی بنا کر دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بچوں کی خوراک میں گوشت، سبزیاں اور دالیں بھی شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری اشیاء میں ان کی نشوونما کے لئے بہت کچھ رکھا ہوا ہے گرمیوں میں تربوز بہترین ہے یہ بھی بچوں کو دیں۔

پاکستان کے کسی تاریخی مقام کی سیر کا پروگرام بنائیں اور خود ساتھ جائیں اور ان کو اس مقام کے متعلق معلومات دیں وہ سوال کریں اور ان کو جواب دے کر مطمئن کریں۔ بچے اس عمر میں بہت سوال کرتے ہیں اس لئے ان کو جھڑکنے کی بجائے ان کی تسلی کریں اور تبادلہ خیال کریں۔ بزرگوں کی محفلوں میں لے کر جائیں ان سے ملاقات کروائیں۔ بچوں کو اپنے دین کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بتائیں اور ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور عشق راسخ کردیں۔ اس کے لئے آپ کو اپنا عملی نمونہ ان کے سامنے رکھنا ہوگا اس سے بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ خلافت سے محبت ان کے دلوں میں بٹھا دیں۔ چھٹیوں کے دوران پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بچوں سے دعا کے لئے خطوط لکھوائیں اور بچوں کو خلفاء سلسلہ کی قبولیت دعا کے واقعات بتائیں۔

چھٹیوں کے دوران بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت کی روزانہ عادت ڈالیں اور انہیں کہیں کہ خوبصورت اور بلند آواز سے تلاوت کریں اس کے لئے آپ خود بھی نمونہ بنیں اور خاص طور پر فجر کی نماز کے بعد خوبصورت آواز سے تلاوت کریں بچوں کو عمر کے حساب سے بتائیں کہ قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب ہے جو انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے پیارے رسول ﷺ پر اتاری گئی اور تمام برکتیں، رحمتیں اور اللہ کے فضل اور رضا اس پاک کتاب کے اندر ہے۔ اس خوبصورت زندہ اور پاک کتاب کی محبت انسان کو دین و دنیا میں وہ لطف و کرم اور اطمینان اور عزت بخشتی ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا اس کی محبت سے زمین و آسمان کے روحانی خزائن ان پر کھولے جاتے ہیں جن کا کوئی کنارہ نہیں۔ وہ عزت بخشی جاتی ہے جس پر فرشتے بھی آسمان پر فخر کرتے ہیں وہ دل اور گھر نوروں سے بھر جاتا ہے جس کے اندر قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ✫ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ✫ 047-6212399

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

۞ مکرمہ مریم صدیقہ بھٹی صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی الف ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھتیجی سامعیہ منور بنت مکرم منور احمد بھٹی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ محترمہ قانتہ منور صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ بچی کی تقریب آمین مورخہ 15 جولائی 2016ء کو بعد نماز مغرب گھر میں منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچی سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد حنیف بھٹی صاحب کی پوتی اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن مجید باترجمہ پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور قرآن مجید کے نور کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری سجاد احمد باجوہ صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے منجھلے بیٹے مکرم فیضان عالم باجوہ صاحب بعمر تقریباً ساڑھے 23 سال بقضائے الٰہی مورخہ 20/اپریل 2016ء کورشید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عبدالشکور باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت ہونہار، لائق اور پوزیشن ہولڈر طالب علم تھے۔ پہلی بار A.P.S کھاریاں کینٹ میں پانچویں جماعت میں پہلی پوزیشن لی اور انعام حاصل کیا۔ آٹھویں تک سرگودھا ائیربیس پر زیر تعلیم رہا۔ میٹرک A.P.S کھاریاں سے فیڈرل بورڈ سے کیا۔ 2006ء میں F.Sc نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے اور 2008ء میں B.Com سرگودھا یونیورسٹی سے اور M.Com بھی وہاں سے کیا۔ 2010ء میں ناظر صاحب تعلیم سے انعام حاصل کیا۔ Mfil، P.U.E لاہور سے کر رہے تھے۔ پارٹ ون کر لیا تھا اور پارٹ ٹو کے پیپرز دینے تھے کہ طبیعت خراب ہونے پر ہسپتال لے جایا گیا اور جانبر نہ ہوسکے۔ لاہور اور سرگودھا سے طلباء تعزیت کیلئے تشریف لائے۔ مرحوم انتہائی صابر و شاکر اور ہونہار تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

❁ مکرم سید اقبال شاہ صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم سید لقمان شاہ صاحب آجکل جاپان میں ہیں۔ان کی اہلیہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔اور جاپان کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل و کرم سے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ان کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے۔آمین

❁ مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ راضیہ بانو صاحبہ گردن توڑ بخار کی وجہ سے آجکل شدید بیمار ہیں۔طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

❁ محترمہ مسز سعید صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے میاں محترم محمد سعید صاحب سابق صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور ڈیڑھ سال سے یادداشت ختم ہونے کی وجہ سے تقریباً کومہ والی حالت میں ہیں۔بستر پر ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بستر پر لیٹنے سے ہر قسم کی مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سبزے کی تصاویر دیکھنا دماغ کیلئے فائدہ مند

جرنل آف انوائرمنٹل ریسرچ اینڈ پبلک ہیلتھ میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق درختوں یا سبزے سے بھرپور تصاویر کو دیکھنے سے ذہنی تناؤ کم ہوتا ہے،طبی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ درختوں یا سبزے کی تصاویر کو دیکھنا بھی طبی فوائد کا باعث بنتا ہے اور اس سے ذہنی تناؤ سے نجات ملتی ہے۔

(اساس 3/اپریل 2016ء)

عطیہ خون۔خدمت خلق اور عبادت بھی

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 2/اگست

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2۔اگست 2016ء

6:00 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:45 am	خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2010ء
12:05 pm	گلشن وقف نو
8:45 pm	سفر حج

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

سکائی نیٹ ورلڈ وائیڈ انٹرنیشنل
U.K،کینیڈا اور جرمنی کے پارسلوں کی ترسیل پر خصوصی پیکیجز
سکائی کی رسید ہی اس کا Tracking نمبر ہے۔
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک ربوہ
جاوید اقبال: 0334-6365127,0476215744

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Home Tutors Available
اگر آپ کے بچے پڑھائی میں کمزور ہیں تو ہوم ٹیوشن کیلئے ٹیچرز کیلئے رابطہ کریں۔نرسری سے میٹرک F.A/F.Sc اے۔او۔لیول وغیرہ
رابطہ نمبر لاہور: 0333-4433884

ملٹی لنکس انٹرنیشنل
کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی،سویٹر،تولیہ،بنیان،جراب،رومال،اور ٹراؤزر،شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ،دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ٹاپ برانڈز/ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کورئیر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی،اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK،جرمنی،یورپ،امریکہ،کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔دکان نمبر 24-25،PMA ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروز پور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:۔
دکان نمبر B3۔پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

FR-10